اور وہ بھی پوری ہو سکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل سوال عرصہ سے آیا پڑا ہے مگر حجم
کی کمی سے شایع نہ ہو سکا۔ اسوقت بہت مختصر جواب حاضر ہے مشین آنے پر بہت

پوری تفصیل و جامعیت سے شایع ہوگا۔

یا علی مدد سوال "یا علی مدد" کہنا جائز ہے یا نہیں؟ نہیں "ایاک نعبد وایاک نستعین" کے برخلاف تو نہیں۔ ایک ملا وہابی کہتا ہے کہ ایسا کہنے سے آدمی کفر میں جاتا ہے (محمد اسحٰق خاں از ہانگ کانگ ملک چین)۔

جواب۔ یا علی مدد کہنا نہ ایاک نستعین کے خلاف اور نہ کفر ہے بلکہ عین حضرت رسول خدا صلعم کی پیروی ہے۔ ایاک نستعین کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا میں تجھ ہی کو قادر حقیقی سمجھکر تجھ سے مدد چاہتا ہوں یعنی جو ذات خود اپنی قدرت سے اور بغیر دوسرے کی طرف محتاج ہوئے میری مدد کر سکتی ہے وہ تو ہی ہے تیرے سوا میں کسی کو اس قابل نہیں سمجھتا مختصر یہ کہ مسلمان کسی بُت یا کسی دوسرے ذات کو خدا یا خدا کا شریک مانکر اس سے مدد مانگے تو ایاک نستعین کے خلاف اور کفر ہو سکتا ہے لیکن جن حضرات کو خدا کے یہاں اعلے درجہ کا تقرب حاصل ہے اور جنکو خدا نے اپنی شفقت سے خاص قوت اور اعجاز و مشکل کشائی کی قدرت دے رکھی ہے انکو خدا کا بندہ اور قادر مجازی سمجھکر اُن سے مدد حاصل کرنا درحقیقت خدا ہی سے مدد حاصل کرنا ہے۔ بلکہ ہملوگوں کا کیا ذکر ہے بندوں سے تو خود خدا نے مدد مانگی ہے پارہ ۲۶ سورہ محمد آیت ۷ میں ہے۔ یاایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم۔ یعنی اے ایمان والو! اگر تم خدا کی مدد کروگے تو وہ بھی تمھاری مدد کریگا۔ اور پارہ ۲۸ سورہ صف آیت ۱۴ میں ہے یاایھا الذین امنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی بن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ اے ایمان والو! خدا کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسے نے اپنے حواریین سے کہا تھا کہ کون خدا کی طرف میری مدد کریگا۔ فرمائیے جب خود خدا بندوں سے مدد طلب کرتا ہے تو ہمیں کیوں منع کریگا؟ اور خدا ہم سے یہ مدد بھی طلب کرتا ہے کہ اس کے

رسول کی نصرت کریں پارہ ۳ سورہ آل عمران آیت ۸۱ میں ہے جاءکم رسول
مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یعنی تمھارے پاس رسول آئے
جو تمھاری کتاب کی تصدیق کرے تو تم لوگ اس پر ضرور ایمان لانا اور اسکی ضرور مدد
کرنا۔ پھر پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت ۴۰ میں فرماتا ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ
اگر تم لوگ میرے اس رسول کی مدد نہیں کروگے تو خدا کریگا۔ بلکہ خدا نے مومنین کو
بھی ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے پارہ ۶ سورہ مائدہ آیت ۳ میں ہے
تعاونوا علی البر والتقوی۔ یعنی اے ایماندارو نیکی اور پرہیزگاری میں تم لوگ
ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو۔ اور یہ موٹی بات ہے کہ جب تک ایک مومن
دوسرے مومن سے مدد طلب نہیں کریگا دوسرے کو نہ اسکی مصیبت کی خبر ہوگی
نہ وہ مدد کر سکتا ہے لہذا ایک مومن کا دوسرے مومن سے مدد چاہنا یقینا جائز اور
قرآن مجید ہی سے صحیح ثابت ہوا۔ اور پارہ ۱۰ سورہ انفال آیت ۷۲ میں ہے وان
استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر۔ یعنی اگر دین کے متعلق یہ لوگ تم لوگوں سے
مدد چاہیں تو تم لوگوں پر فرض ہے کہ انکی مدد کرو۔ اس میں مومنین کو دوسرے مومنین
سے مدد مانگنے کی اجازت صاف صاف موجود ہے پھر حضرت علی تو مولائے مومنین
ہیں حضرت سے مدد مانگنا اور "یا علی مدد" کہنا تو جائز سے بھی بڑھکر اور یقینا خدا و
رسول کی خوشنودی کا باعث ہے! اوروں کا کیا ذکر ہے خود حضرت رسولخدا
صلعم مسلمانوں سے مدد چاہا کرتے۔ وہابیوں کے پیشوائے اعظم جناب مولوی وحید الزمان
خانصاحب حیدرآبادی اپنی کتاب انوار اللغۃ پارہ ۱۸ صفحہ ۲۴ ۲۳ میں لکھتے ہیں کان
یستعین بالضعفۃ علی العامۃ آنحضرت خاص لوگوں سے عام لوگوں پر مدد لیتے
وہابی ملا صاحب دیکھیں کہ اس حدیث میں بھی یستعین ہے اور ایاک نستعین میں بھی
ہے۔ تو فرمائیے حضرت رسولخدا صلعم جو خاص مومنین سے استعانت فرماتے یعنی مدد
چاہتے تھے تو ایاک نستعین کے خلاف کرتے تھے؟ اور ایسا کہنے سے معاذ اللہ
نہیں جاتے تھے"؟ بلکہ آنحضرت صلعم نے تو کفار سے بھی مدد چاہی تھی جب آپ

وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو کفار مکہ کو جمع کر کے آپ نے ان سے
فرمایا دیکھو ہوا نزل علیّ ھذا الامر یعنی تم لوگوں سے کون شخص اس کام میں
میری مدد کرتا ہے؟ یہ دوسری بات ہے کہ کوئی کافر مدد پر آمادہ نہیں ہوا۔
آمادہ ہوا تو وہی بزرگ جو شروع سے آپ کا مددگار رہا ہے اور سب سے پہلے
آپ پر اپنا ایمان ظاہر فرما دیا تھا یعنی حضرت علی (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ وکنز العمال
جلد ۶ صفحہ ۳۹۶ وغیرہ) اسی وجہ سے تو خدا نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے پہلے
ہی حضرت علی کو حضرت رسولخدا صلعم کا مددگار بنا دیا تھا تفسیر در منثور مطبوعہ مصر
جلد ۴ صفحہ ۱۵۳ میں ہے قال رسول اللہ لما عرج بی رأیت علی ساق العرش مکتوبا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب مجھے معراج
ہوئی تو ساق عرش پر لکھا دیکھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول
ہیں میں نے علی سے انکی مدد کی یعنی جب خلقت آسمان و زمین سے پہلے خدا نے
لکھ دیا کہ حضرت رسولخدا کی مدد علی کرینگے تو آنحضرت کے کلمہ گو بندگان خدا
یعنی مسلمان بھی کیوں نہ حضرت علی سے مدد طلب کریں اور یا علی مدد کہا کریں شب
ہجرت بھی خدا نے اپنے رسول کو حضرت علی ہی سے مدد کرنے کا حکم دیا کہ علی سے
کہدو تمہارے فرش پر سو رہیں تاکہ تم بچ جاؤ غزوہ احد میں بھی آنحضرت نے حضرت
علی سے مدد چاہی جناب شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی اپنی مدارج النبوۃ
صفحہ ۱۵۲ میں لکھتے ہیں "چوں مسلمانان روے بہزیمت آوردند و حضرت رسول را تنہا
گزاشتند حضرت در غضب آمد ... دریں حالت نظر کرد علی بن ابیطالب را کہ بپہلو
مبارکش ایستادہ است فرمود چوں است کہ تو ببرادران خود ملحق نہ گشتی علی
گفت لاکفر بعد الایمان ان لی بک اسوۃ آیا کافر شوم بعد از ایمان ... آنحضرت
فرمود اے علی حق خدمت و نصرت بجا آر کہ وقت نصرت است یعنی غزوہ احد میں
صحابہ آنحضرت کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے اور حضرت علی نہ بھاگے تو آنحضرت
نے فرمایا تم بھی کیوں نہیں بھاگ گئے؟ حضرت علی نے جواب دیا یا حضرت کیا ایما

لانے کے بعد یقین بھی کافر ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اچھا اے علی میری خوب خدمت بجالاؤ اور مدد کرو کہ یہ مدد ہی کرنے کا وقت ہے انتہےٰ" بلکہ خدا نے آنحضرت کو حکم دیا کہ علی کو اپنی مدد کیلئے پکار۔ چنانچہ محدث دہلوی اسی صفحہ میں لکھتے ہیں "ناد علیا مظہر العجائب ہم دریں معاملہ و معارکہ واقع شدہ است" یعنی خدا نے جو رسولخدا صلعم کو حکم دیا کہ علی کو اپنی مدد کیلئے پکارو جو عجیب و غریب مشکل کشائیوں کا ظاہر کرنے والے ہیں تو یہ بھی اسی غزوہ احد کا واقعہ ہے انتہےٰ پھر عام طور پر مسلمان یا علی کہتے ہیں تو حضرت رسولخدا صلعم ہی کی پیروی ہے۔ جو لوگ شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں وہ خدا اور رسول پر اعتراض کریں۔

افسوس حجم کی کمی سے قلم روک لیا جاتا ہے اگر سو حضرات نے دس دس جدید خریداروں کا چندہ لاہور بھیجکر شیں منگا دیا تو انشا ماہ شوال کے اصلاح کے ہمراہ ۴۴ صفحہ کی کتاب "یا علی مدد" شایع کردیجائیگی جو نہایت شرح و بسط اور پوری تحقیق سے لکھی جائیگی۔

التماس دعا اصلاح کے بڑے معین اور کرم فرما جناب سید علمدار حسین صاحب کربلائی سکرٹری انجمن صادقیہ بہاولپور کے والد ماجد محترمی جناب سید حسن علی شاہ صاحب دام مجدہم عرصہ چار ماہ سے علیل ہیں مومنین دعا فرمائیں کہ خدا بتصدق حضرات معصومین جلد صحت عطا فرمائے۔

اخبار غم افسوس (۱) مکرمی جناب مولوی سید اعجاز حسین صاحب فاضل مظفر پوری دام فضلہ کی زوجہ محترمہ نے ماہ دسمبر ۲۸ء میں انتقال کیا۔ افسوس ابھی مرحومہ کی شادی کو چند ہی سال گزرے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہنا پڑا۔ خدا ہمارے مکرم دوست کو صبر و رحمت قرار اور آپ اپنی قوم کی خدمات میں مستقل رہیں (۲) ہمارے محترم قوم جناب مولوی حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم اے پروفیسر چیفس کالج لاہور کے بھائی جناب سید ابو محمد صاحب مرحوم کا بھی بنارس میں انتقال ہوگیا مرحوم بہت ہر دل عزیز اور خوش صفات تھے خداوند عالم جناب موصوف کو صبر و رحمت فرمائے۔ (۳) جناب شیخ واجد علی صاحب مختار متوطن بجنور نے ۵ دسمبر ۲۸ء کو انتقال فرمایا۔ خدا مرحوم کے پسماندگان کو صبر و رحمت فرمائے اور کل مرحومین